

ترجمہ صحیح مسلم

قصیدہ سید الوصیہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما



ترجمہ علامہ سید سید ابوالحسن علی Nadwi

تصحیح و تشکیل مصطفیٰ انمولان حیدرآباد



Click For More Books

شرح صغیر

تفسیر صغیر

ح

تفسیر صغیر

تصحیح

مترجم

محمد سکیل مصطفی اعوان صابری حشیشی

علامہ عنصر صابری حشیشی فادوی



بیتہ سنٹرل زون سولہ ماڈل ہائی سکول، ۴۴ ادوبازار لاہور
فون: 042-7246006

شبیر برادرز

الغناء والقرآن

شیر
برادرز
ارہو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصید غوثیہ مع ختم غوثیہ

ہم کتاب

علامہ عنصر صابری رحمتی قادری

ترجم

محمد سکندر مصطفیٰ اعوان صابری رحمتی

تصحیح

ولڈز لیکر

کینوننگ

اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

مطبع

1100

تعداد

مارچ 2007ء، ماہ صفر المظفر 1428ھ

بن اشاعت

ملک شبیر حسین

ناشر

فیضی گرافکس دربار مارکیٹ لاہور

سرورق

40 روپے

قیمت



بسم اللہ الرحمن الرحیم

042-7246006

شبیر برادرز

Click For More Books

وَبِهِ نَسْتَعِينُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قصیدہ خمریہ از حضرت میراں محی الدین غوث الثقلین شاہ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بے شمار اوصاف کا حامل ہے، قصیدہ غوثیہ جو آپ نے حالت جذب میں فرمایا خمریہ ہے اس کے لاتعداد فوائد میں سے چند ایک جو بزرگان دین نے گنوائے ہیں درج ذیل ہیں:

☆ جو کوئی اس قصیدہ کو ہر روز گیارہ مرتبہ پڑھے وہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے گا۔

☆ جو اس کا ورد کرے اس کا حافظہ ایسا ہو جائے گا جو پڑھے یا سنے گا وہ یاد رہے گا۔

اس قصیدہ کے ورد کی طفیل عربی استعداد میں اضافہ ہوگا۔

☆ جس مقصد کے لیے اس قصیدہ کو چالیس روز پڑھا جائے وہ پورا ہو جائے گا جو اسے پاس رکھے خود پڑھنا نہ جانتا ہو کسی سے پڑھوا کر سننے انشاء اللہ غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ کی خواب میں زیارت ہوگی۔

☆ جس مقصد کے لیے پڑھا جائے پڑھنے سے قبل اور آخر درود شریف

پڑھا جائے اور نیاز بر شیرینی غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ دلوائی جائے انشاء اللہ مراد بر آئے گی بشرطیکہ ارادہ نیک ہو، پڑھنے والا سختی سے صوم و صلوة کی پابندی کرے، گناہ صغیرہ و کبیرہ کا مرتکب نہ ہو یا ہر قسم کے گناہ سے توبہ کر کے شروع کرے۔

☆ حصول مراد کے لیے اس قصیدہ کو قبلہ رو ہو کر پڑھنا چاہئے، اول اور آخر درود شریف پڑھنا لازمی اور لابدی ہے۔

ترجمہ تشریح اور مطالب کے علاوہ عملیات بھی پیش خدمت ہیں جو احباب اس کو پڑھیں وہ غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ کے میخانہ ازلی ابدی کے پیمانہ سے دردتہ جام کا ایک گھونٹ اس ناچیز کو عطا کئے جانے کی التجا بضرور کریں۔ کیونکہ:

حَاشَاہُ اَنْ یُّحْرَمَ الرَّاجِیْ مَکَارِمَہُ

اَوْ یَرْجِعَ الْجَارُ مِنْہُ غَیْرَ مُحْتَرَمٍ

یہ ممکن ہی نہیں کہ آپ کے در سے امیدوار عنایات سے محروم رہے یا آپ کا پناہ گزین آپ کے دروازے سے بے توقیر واپس لوٹ آئے۔

احقر العباد

عنصر صابری

چشتی قادری

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

اکابرین امت کی نگاہ میں

حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں مندرجہ ذیل اشعار کہے ہیں: آپ حسب تصریح ”تحفۃ الابرار“ از مرزا آفتاب بیگ چشتی سلیمانی رحمۃ اللہ علیہ جناب غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے رشتے میں خالہ زاد بھائی ہیں۔

یا غوثِ معظم، نور ہدیٰ، مختارِ نبی، مختارِ خدا
سلطانِ دو عالم، قطبِ علی، حیراں ز جلالت ارض و سما

در صدق ہمہ صدیق و شی، در عدل و عدالت چو عمری
اے کانِ حیا عثمان منشی، مانند علی باجود و سخا

در بزمِ نبی، عالی شانی، ستارِ عیوب مریدانی
در ملک ولایت سلطانی، اسے منبع فضل و جود و سخا

چوں پائے نبی شد تاجِ سرت، تاجِ ہمہ عالم شد قدمت
اقطابِ جہاں در پیشِ درت، افتادہ چو پیشِ شاہ و گدا

گردادِ مسیح بہ مردہ رواں، دادی تو بدین محمد جاں
ہمہ عالم محی الدیں گویاں، بر حسن و جمالت گشتہ فدا

حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیاراوشی کا کی رضی اللہ عنہ مندرجہ ذیل
میں حضرت غوث الاعظم کو مخاطب کرتے ہیں:

قبلہ اہل صفا، حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ
دشگیر ہمہ جا، حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

خاکِ پائے تو بود ردئی اہل نظر
دیدہ را بخش ضیاء حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

بے نواختہ دلم، نیست کے آنکہ دہد
خستہ راجز تو دوا، حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

حضرت کعبہ حاجاتِ ہمہ خلقان است
حاجتم ساز روا، حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

مردہ دل گشتہ ام و نام تو محی الدین است

مردہ را زندہ نما، حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

اس طرح کتب معتبرہ سے حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید احمد رفاعی، خواجہ ابو یوسف ہمدانی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اور کئی دیگر پیشوایان

سلسلہ ہائے طریقت کا آنجناب رضی اللہ عنہ سے استفادہ ثابت ہے۔

حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ آپ کی شان میں فرماتے

ہیں:

”شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ بادشاہ طریق اور تمام عالم وجود میں صاحب

تصرف تھے کرامات و خوارق عادت میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو

ایک دوامی ید طولیٰ عطا فرمایا تھا۔“ (ترجمہ)

مخدوم جہاں حضرت علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ شان غوث الاعظم

یوں بیان کرتے ہیں:

من آدم بہ پیش تو سلطان عاشقان

ذات تو ہست قبلہ ایمان عاشقان

در ہر دو کون جز تو کے نیست دستگیر

دستم بگیر از کرم اے جان عاشقان

حضرت ابوالمعالی مرشد حضرت بھیکہ میراں رحمۃ اللہ علیہ یوں مدح سرا ہیں:

گر کے واللہ بھالم از می عرفانی است

از طفیل شاہ عبدالقادر گیلانی است

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں ۔
غوث اعظم دلیل راہ یقین بہ یقین رہبر اکابر دین
اوست در جملہ اولیا ممتاز چوں پیمبر در انبیاء ممتاز
نیز ”اخبار الاخیار“ میں رقمطراز ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے غوث الاعظم کو قطبیت کبریٰ اور ولایتِ عظمیٰ کا
مرتبہ عطا فرمایا، فرشتوں سے لے کر زمینی مخلوق تک آپ کے
کمال، جلال اور جمال کا شہرہ تھا، اللہ تعالیٰ نے بخشش کے
خزانوں کی کنجیاں اور جسمانی تصرفات کے لوازم و اسباب آپ
کے اختیار و اقتدار میں دے دیئے تھے اور تمام اولیاء اللہ کو آپ
کا مطیع و فرمانبردار بنا دیا تھا، غرضیکہ تمام اولیائے وقت، حاضر و
غائب، قریب و بعید، ظاہر و باطن سب کے سب آپ رضی اللہ عنہ کے
فرمانبردار و اطاعت گزار تھے اور آپ تمام اولیاء کے سردار و
سالار تھے کیونکہ آپ قطب الوقت، سلطان الوجود، امام
الصدیقین، حجتہ العارفین، روح معرفت، قطب الحقیقت، خلیفۃ
اللہ فی الارض، وارث کتاب اللہ، نائب رسول اللہ، الوجود الجبث
النور الصرف، سلطان الطریق اور متصرف فی الوجود علی التحقیق
ہیں۔“

حضرت الحاج محمد امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ مدح غوث اعظم بیان کرتے ہیں:

خداوند بحق شاہ گیلانی رضی اللہ عنہ

محمی الدین و غوث و قطبِ دوراں

بکن خالی مرا ازہر خیالے
ولیکن آں کہہ زو پیداست حالے
میرے پیر، فخر المشائخ حضرت مولانا غلام ربانی چشتی صابری مدظلہ حضرت
پیران پیر کی شان بیان کرتے ہوئے عموماً ”اقتباس الانوار“ سے یہ سطور بیان فرمایا
کرتے ہیں:

”جس کسی کو ظاہری، باطنی، فیض حاصل ہوا، سیدنا غوث الاعظم کی

وساطت سے ہی ہوا، خواہ اسے معلوم ہو یا نہ ہو، کوئی ولی آپ رضی اللہ عنہ

کی مہر کے بغیر منظور اور معتبر نہیں ہو سکتا۔“

حق تعالیٰ نے آپ کو وہ مقام عطا فرمایا ہے کہ تمام تصرفات کی باگ ڈور آپ کے

ہاتھ میں دے دی ہے، جسے چاہیں، کسی منصب ولایت پر مقرر فرمادیں،

جسے چاہیں ایک آن میں معزول فرمادیں۔“

حضرت شیخ محمد اکرم چشتی صابری قدوسی، اقتباس الانوار میں جناب غوث

صمدانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

”اس فقیر کو متعدد ثقہ روایات سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت خواجہ

بزرگ اجمیری پیشوائے سلسلہ چشتیہ حسب ارشاد نبوی، سیدنا غوث

الاعظم کی خدمت میں حاضر ہو کر کچھ عرصہ فیض حاصل کرتے رہے

اور آپ نے شغل ”سہ گوئی“ اور ”حرز سیفی“ بھی آنجناب سے حاصل

کیا، ان ہر دو حضرات کی ملاقات اور خواجہ غریب نواز اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

کے غوث الاعظم سے استفادہ کے ثبوت پر کتاب ”فوز المطالب“

مصنفہ مولانا برہان الدین خان بھی قابل دید ہے۔“

قصیدہ غوثیہ

سَقَانِي الْحُبُّ كَأَسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِي نَحْوِي تَعَالِي
سَعَتْ وَ مَشَتْ لِنَحْوِي فِي كُنُوسِ
فَهِمَّتْ بِسُكْرَتِي بَيْنَ الْمَوَالِي
فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْأَقْطَابِ لُمُؤَا
بِحَالِي وَأَدْخُلُوا أَنْتُمْ رِجَالِي
وَهَمُّؤُوا وَ اشْرَبُوا أَنْتُمْ جُنُودِي
فَسَاقِي الْقَوْمِ بِالْوَافِي مَلَائِي
شَرِبْتُمْ فَضْلَتِي مِنْ بَعْدِ سُكْرِي
وَلَا نِلْتُمْ عَلْوِي وَ اتِّصَالِي
مَقَامِكُمْ الْعُلَى جَمْعًا وَ لَكِنْ
مَقَامِي فَوْقَكُمْ مَا زَالَ عَالِي

أَنَا فِي حَضْرَةِ التَّقْرِيبِ وَحْدِي
يُصَرِّفُنِي وَحَسْبِي ذُو الْجَلَالِ
أَنَا الْبَارِئُ أَشْهَبُ كُلِّ شَيْخٍ
فَمَنْ ذَا فِي الرَّجَالِ اعْطَى مِثَالِي
كَسَانِي خِلْعَةً بِطَرَازِ عَزْمٍ
وَتَوَجَّعِنِي بِتَيْجَانِ الْكَمَالِ
وَأَطْلَعَنِي عَلَى سِرِّ قَدِيمٍ
وَقَلَّدَنِي وَأَعْطَانِي سُؤَالِي
وَوَلَّانِي عَلَى الْأَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُكْمِي نَافِذٌ فِي كُلِّ حَالٍ
فَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فِي بَحَارِ
لَصَارَ الْكُلُّ غُورًا فِي الزَّوَالِ
وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فِي جِبَالِ
لَدُكَّتْ وَاخْتَفَتْ بَيْنَ الرَّمَالِ
وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ نَارِ
لَخَمِدَتْ وَأَنْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِي

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ مَيْتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلَى تَعَالَى
وَمَا مِنْهَا شُهُورٌ أَوْ دُهُورٌ
تَمُرُّ وَتَنْقُضِي إِلَّا آتَالِي
وَتُخْبِرُنِي بِمَا يَأْتِي وَيَجْرِي
وَتُعَلِّمُنِي فَأَقْصِرُ عَنْ جِدَالِي
مُرِيدِي هِمٌّ وَطِبُّ وَاشْطَحُ وَغَنِّي
وَأَفْعَلُ مَا تَشَاءُ فَالِاسْمُ عَالٍ
مُرِيدِي لَا تَخَفُ اللَّهُ رَبِّي
عَطَانِي رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِي
طُبُولِي فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ دُقْتُ
وَشَاءُ وَسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالِي
بِلَادُ اللَّهِ مُلْكِي تَحْتَ حُكْمِي
وَوَقْتِي قَبْلَ قَلْبِي قَدْ صَفَالِي
نَظَرْتُ إِلَى بِلَادِ اللَّهِ جَمْعًا
كَخَرْدَلَةٍ عَلَى حُكْمِ اتِّصَالِ

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتَّى صِرْتُ قَطْبًا
وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَوْلَى الْمَوَالِي
رَجَالِي فِي هَوَاجِرِهِمْ صِيَامٌ
وَفِي ظُلَمِ اللَّيَالِي كَاللَّأَلِي
وَكُلُّ وَلِيٍّ لَهُ قَدَمٌ وَإِنِّي
عَلَى قَدَمِ النَّبِيِّ بَدْرِ الْكَمَالِ
نَبِيُّ هَاشِمِيٍّ مَكِّيٍّ حِجَازِيٍّ
هُوَ جَدِّي بِهِ نِلْتُ الْمَوَالِي
مُرِيدِي لَا تَخَفْ وَاشِ فِإِنِّي
عَزُومٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ
أَنَا الْجِيلِيُّ مُحْيِي الدِّينِ إِسْمِي
وَأَعْلَامِي عَلَى رَأْسِ الْجِبَالِ
أَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمَخْدَعُ مَقَامِي
وَأَقْدَامِي عَلَى عُنُقِ الرَّجَالِ
وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُورِ إِسْمِي
وَجَدِّي صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِ

(1)

سَقَانِي الْحُبُّ كَأَسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِي نَحْوِي تَعَالِي

ترجمہ: ”عشق و محبت نے مجھے وصل کے پیالے پلائے تب میں نے اپنی شراب سے کہا کہ میری طرف لوٹ آ۔“

فائدہ:

یہ شعر برائے معرفت الہی ہزار بار گیارہ دن برائے رجوع محبوب و مقصود ہر روز پانچ سو مرتبہ بعد از نماز عشاء یا تہجد گیارہ روز پڑھیں اول اور آخر گیارہ مرتبہ درود شریف۔ جلالی اور جمالی چیزوں سے پرہیز کریں۔

تشریح:

سَقَانِي: صیغہ ماضی معلوم سقایہ پانی کا برتن۔

سَاقِيَّة: چھوٹی نہر اس کی جمع ساقیات ہے۔

سَاقِي: پانی پلانے والا۔

حُب: بضم حاصدر۔ دوستی رکھنا محبت حب کی مصدر ہے فعل حب یحب

ہے۔

كَأَسَاتِ: کاس کی جمع۔ پانی پینے کا برتن یا وہ پیالہ جس میں شراب ہو اگر شراب نہ

ہو تو اسے زجاجہ، اِناء، قدح کہیں گے کاس چونکہ مونث ہے اس لیے

اس کی جمع کاسات اور کنوس ہے۔

وَصَالٌ: بروزن فعال، ملنا، ملاقات کرنا۔

قَوْلٌ: کہنا۔

خَمْرَتِي: خمرہ عرق انگور، شراب سے کیونکہ عقل جاتی رہتی ہے اس لیے اس کو خمر

کہا گیا ہے۔ خمرہ کھجوروں کا مصلیٰ، خمار نشہ ٹوٹنے کی حالت۔ اس

شعر میں خمرہ سے مراد شراب مطلق ہے یا اسرار الہیہ ہیں جو بعد

وصال عاشق کو حاصل ہوتے ہیں۔

نَحْوٌ: طریقہ۔

تَعَالَى: امر حاضر معلوم مونث باب تفاعل سے ہے۔

تَعَالَى: تَعَالِيًا۔ بلند ہوا۔ اوپر والا جب نیچے والے کو اپنی طرف بلاتا ہے تو کہتا

ہے تعال۔ مراد بلانا مقصود ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت ہی میرا ذریعہ وصال

الہی بنی۔ جب وصال ہوا تو اس نے اسرار الہی سمجھنے کی استعداد عطا کی تو

میں رموز الوہیت حاصل کرنے کا متحمل ہوا۔ اسرار حقیقت جو قدرت

کے نہاں خانہ میں مخفی تھے جب فیضان الہی کی شراب حقیقت کا ایک

جرعہ میری طلبی پر وہ میرے دل پر ایسا اترا جیسے نشیب میں پانی دوڑتا چلا

آتا ہے تو اسرار الہیہ شعلہ آتش کی طرح آشکار ہو گئے۔

(2)

سَعَتْ وَ مَشَتْ لِنَحْوِي فِي كُنُوسِ

فَهَمَّتْ بِسُكْرَتِي بَيْنَ الْمَوَالِي

ترجمہ: پیالوں میں بھری ہوئی وہ شراب میری طرف دوڑی جس سے میں اپنے

احباب میں نشہ شراب سے سرمست ہو گیا۔“

فائدہ: برائے حصول مقاصد دینی و دنیوی ہر روز پندرہ سو مرتبہ ۴۱ روز اس شعر کو پڑھیں، اگر ایک سو مرتبہ روزانہ پڑھتے رہیں تو فوائد از خزانہ غیب ظاہر ہونے لگتے ہیں، اس شعر سے بطفیل غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ بارش بھی ہوتی ہے۔ کثرت سے پڑھیں۔

نوٹ: ہر شعر کے اول آخر درود شریف پڑھنا ضروری ہے۔

تشریح:

سَعَتْ: فعل ماضی ضمیر فاعل خمیرہ کی طرف راجع ہے۔

السعی: قصد کرنا، کام کرنا، چلنا دوڑنا۔

المشی: جلدی یا آہستہ چلنا۔

لِنَحْوِي: لام زائد۔ نحو طرف جانب۔

كُنُوس: جمع کاس۔ پیالہ۔

هِمَّتْ: صیغہ ماضی تکلم ہیم۔ ہیمن مصدر ہے شیفۃ ہونا، سرگشتہ ہونا، اس جگہ قصد سے اس کا پینا مراد ہے۔

بِسُكْرَتِي: بضم وفتح / سین (س) ہر دو جائز ہے۔

(شدت) مستی، گمراہی، ضلالت۔

سُكْر: اصطلاح تصوف میں غلبہ محبت کا نام ہے۔

بَيْنَ: جدائی۔ وصل کے متضاد مسنون میں مستعمل ہوتا ہے کبھی ظرف کے معنی

دیتا ہے یہاں یہی مراد ہے۔

الموالی: جمع، مولیٰ، دوست، مددگار، ہمسایہ، چچم، ابھائی، مصاحب، غلام۔

صوفیائے کرام نے فرمایا ہے کہ:

”سکر کی حالت میں انسان کی ہستی اور صفات قائم رہتی ہیں، اس حال میں جو فعل صادر ہوتا ہے اس کا فاعل وہی سمجھا جاتا ہے اور صحو کی حالت میں انسان کی ہستی بذات اللہ قائم سمجھی جاتی ہے، اس کی صفات بشریہ کو خانی خیال کہا جاتا ہے اس لیے اس کے افعال اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتے ہیں بعض نے سکر کا اطلاق صحو پر بھی کیا ہے۔“

شیخ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جب امور خارجیہ عالم جسمانی میں اپنا اثر دکھلاتے ہیں تو بطریق اولیٰ اسرار حقیقت جو ان سے زیادہ اذق اور حیرت افزا ہوتے ہیں روح پر ایک خاص کیفیت پیدا کرتے ہیں یہی سکر ہے، اس ناچیز کے نزدیک واجب الوجود (اللہ تعالیٰ) کے اسرار قدرت ممکن الوجود (انسان) کو محسوس مثالوں میں سمجھائے جاسکتے ہیں، جب کوئی کسی کے حسن و جمال کو دیکھ کر شیفتہ و از خود رفته ہوتا ہے تو وہ کیفیت بمنزلہ سکر ہے۔“

موسیٰ زہوش رفت بیک پر تو صفات

”اللہ تعالیٰ کی تجلی کو موسیٰ علیہ السلام کا نہ برداشت کرنا اور غمش کھا کر گر پڑنے کی حالت سکر کی تھی۔“ مگر:

توعین ذات می نگری در تبسمی

”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عین ذات کو دیکھنا اور آپ کے

ہونٹوں پر تبسم ہونا حالتِ صحو ہے۔“

اسرار الوہیت کی شراب دوڑ کر میری طرف آئی جیسے میرے جذبہ دل نے اسرار الہیہ کو اپنی طرف کھینچ لیا ہو میں وصال الہی کی نعمت سے سرشار ہوا تو میرا کاسہ دل فیضان کا ظرف بن گیا جس طرح پانی نشیب کی طرف جلدی جاتا ہے اسی طرح وہ اسرار الوہیت بمثل شراب میری طبعی کشش کی بدولت دوڑ کر اور مچل کر چلے آئے جب میں اس شراب معرفت کو پی رہا تھا تو میرے احباب نے اس کا مشاہدہ بھی کیا میری ہستی کسی سے مخفی نہ تھی۔

(3)

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْأَقْطَابِ لُمُومًا

بِحَالِي وَأَدْخُلُوا أَنْتُمْ رِجَالِي

ترجمہ: ”میں نے تمام اقطاب سے کہا آپ بھی عزم کریں اور میرے رنگ میں خود کو رنگ لیں کیونکہ آپ میرے احباب ہیں۔“

فائدہ: تسخیرِ خلاق کے لیے اس شعر کو ہر روز پانچ سو مرتبہ تنہائی میں متوجہ ہو کر پڑھیں۔ جلالی جمالی چیزوں سے پرہیز۔

تشریح:

فَا: عاطفہ ترتیب حالات کے لیے ہے۔

قَوْل: اقطاب کو دعوت دینا یہاں مراد ہے۔

سَائِر: بوزن فاعل، باقی، جمیع۔

أَقْطَاب: جمع قطب ہے۔ قطب ایک ستارہ کا نام ہے جو ایک جگہ قائم رہتا ہے۔

قطب قوم کا سردار ہوتا ہے جس پر پوری قوم کا دار و مدار ہوتا ہے۔ چکی کی کیلی بھی قطب کہلاتی ہے۔ اس جگہ قطب کی جمع اقطاب ہے جو بمعنی اولیاء اللہ ہے۔

لُمُوا: صیغہ امر جمع مذکر۔ یہاں مخاطب اقطاب ہیں۔ لم مصدر اترنا۔ اپنا اور اپنے یاروں کا حصہ کھانا پینا۔

بِحَالِي: میں۔ ملا۔ میرے حال میں داخل ہو۔ میرے حال کے ساتھ ملا۔

وَادْخُلُوا: صیغہ امر جمع مذکر۔ دخول۔ کسی مکان میں داخل ہونا۔

رِجَال: جمع رجل۔ مرد رجال سے مراد مریدان باصفا ہیں۔

مئے عشق الہی سے سرشار ہو کر میں نے تمام اقطاب سے کہا آپ بھی عزم کریں اور خود کو میرے رنگ میں یعنی نشہ عرفان میں رنگ لیں کیونکہ آپ میرے احباب ہیں۔

(4)

وَهَمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِيْ

فَسَاقِي الْقَوْمِ بِالْوَافِي مَلَائِي

ترجمہ: ”مستحکم ارادہ سے ہمت کر کے جام معرفت پیو کہ تم میرے لشکری ہو ساقی

قوم نے میرے لیے لبالب جام بھرے ہیں۔“

فائدہ: ہمت اور طاقت کے حصول کی خاطر سو بار روزانہ پڑھیں۔

تشریح:

وَ: واؤ۔ اس سے پہلے شعر کی طرف معطوف علیہ۔

هَمْوًا: بصیغہ امر حاضر۔ الهم، مصدر، غم کرنا، قصد کرنا۔
هم: آئندہ کا غم۔

وَأَشْرَبُونَا: بصیغہ امر عطف هموا پر ہے شرب مصدر، پینا۔
جُنُودًا: جمع جند لشکر۔

سَاقِي: پلانے والا۔ یہاں مراد نبی کریم ﷺ۔
قَوْمًا: مردوں کی جماعت۔

بِالسَّاقِي مَلَائِكِي: لبالب، ساقی قوم نے میری خاطر عشق کا پیالہ بھرا بعض نسخوں
میں بِالسَّاقِي الْمَلَائِكِي آیا ہے اس کے معنی موزوں نہیں اس لیے یہ
درست نہ ہے۔

اس شعر کا پچھلے شعر سے گہرا تعلق ہے۔ اس میں آپ نے اولیاء اللہ اور
اقطاب سے ازراہ شفقت فرمایا آپ ارادہ مستحکم کریں کیونکہ بغیر ارادہ کچھ نہیں
ہوتا۔ کمر ہمت باندھ کر میرے ساتھ چشمہ عرفان سے وہ جام پیئیں جو نبی کریم ﷺ
نے میرے لیے لبالب بھرا ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ اس شعر میں ساقی کو ﷺ کے
ان معجزات کی طرف اشارہ ہے۔ آپ ﷺ اگر پانی کو یا طعام کو اپنا دست مبارک
لگا دیتے تھے تو وہ ختم نہ ہوتا تھا۔ غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے چونکہ شراب معرفت کا پیالہ
حضور ﷺ کے ہاتھوں سے پیا اس لیے وہ ختم نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا
فیض تمام سلاسل میں جاری ہے اور:

قَدِمِيْ هَذِهِ عَلَي رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ۔

آپ کے اس فرمان کے مطابق آپ کا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر
ہے۔ غریب نواز ہندالوی خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک ارشاد کے مطابق

آپ کا قدم انہوں نے اپنی آنکھوں پر لیا۔

(5)

شَرِبْتُمْ فُضِّلْتُمْ مِنْ مِثْلِ سُكْرِي
وَلَا نِلْتُمْ عُلوِي وَاتِّصَالِي

ترجمہ: ”میرے مست ہونے کے بعد تم نے میرے پیمانہ میں نیچی شراب پی لی
لیکن میرے بلند مرتبہ اور قرب کو نہ پاسکے۔“

فائدہ: برائے طلب فتاویٰ الشیخ تنہائی میں پانچ سو مرتبہ پڑھیں۔

تشریح:

شَرِبْتُمْ: فعل ماضی معلوم، شرب پینا۔

سُكْرِي: سکر مضاف ہائے متکلم کی طرف ہے، مستی بے ہوشی۔

نِلْتُمْ: صیغہ ماضی وزن خفتم، مصدر، نیل، بمعنی پانا، حاصل کرنا۔

عُلوِي: بلند مرتبہ بلند قدر ہونا، بلندی۔

اتِّصَالِي: ہائے متکلم۔ اتصال، ملنا۔

سرتاج اولیاء کرام میراں محی الدین رحمۃ اللہ علیہ اپنے مصاحبین اولیائے کرام سے فرماتے ہیں: میری یہی خواہش رہی کہ آپ میرے مرتبہ تک رسائی کریں باوجود یہ کہ آپ نے میرے مست ہونے کے بعد میری جھوٹی چھوڑی ہوئی شراب عرفان اسی پیالہ سے پی جس پیالہ سے میں پی کر مست ہوا لیکن اس کے باوجود آپ مرتبہ مقصود کو نہ پاسکے، آپ کو اتباع حقیقی کی پورے طور پر پابندی کرتے ہوئے مزید سعی کرنی چاہئے۔

(6)

مَقَامُكُمْ الْعُلَى جَمْعًا وَلَكِنْ

مَقَامِي فَوْقَكُمْ مَا زَالَ عَالِي

ترجمہ: ”اگرچہ آپ سب کا مقام بلند ہے لیکن میرا مقام آپ کے مقام سے بلند تر ہے اور ہمیشہ بلند رہے گا۔“

فائدہ: برائے بلندی درجات گیارہ سو مرتبہ تنہائی میں پڑھیں۔

تشریح:

مَقَام: بضم و بافتح، موضع، مقام، اس جگہ مرتبہ سلوک، قرب الہی۔

الْعُلَى: بضم العین مصدر، بلندی۔

مَا زَالَ عَالِي: اصل میں مازال عالیاً تھا ضرورت شعری کے بسبب عالی مجرور پڑھا گیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ولی اللہ برابر ترقی کرتے رہتے ہیں۔

سیدنا غوث الاعظم نے اس شعر میں تمام اقطاب کو تحریریں ترقی مدارج دلائی ہے اگر وہ موجود مدارج کو انتہائی مدارج سمجھیں تو انہیں اس کا اظہار نہ کرنا چاہئے اگر وہ اپنے زعم میں خود کو کامل سمجھ لیں اور یہ خیال کریں کہ اس کے اوپر کوئی درجہ نہیں تو یہ خیال ان کا درست نہ ہوگا کیونکہ قرب کے بے انتہا مدارج ہیں اور آپ سب میرے مدارج سے بہت نیچے ہیں لہذا میری تقلید میں سعی کرنی چاہئے تاکہ ترقی مدارج ہو۔

(7)

أَنَا فِي حَضْرَةِ التَّقْرِيبِ وَحْدِي

يُصَرِّفُنِي وَحَسْبِي ذُو الْجَلَالِ

ترجمہ: ”میں قرب الہی میں یکتا اور یگانہ ہوں اللہ تعالیٰ مجھے ایک درجہ سے

دوسرے درجہ پر ترقی دیتا ہے وہ میرے لیے کافی ہے۔“

فائدہ: مقام یکتائی کے حصول کے لیے پندرہ سو مرتبہ روزانہ تنہائی میں باپریز

پڑھیں۔

تشریح:

أَنَا: ضمیر متکلم۔

حَضْرَةَ: درگاہ

التَّقْرِيبِ: نزدیک کرنا، قرب کے حصول کی کوشش کرنا۔

وَحْدِي: مصدر یگانگی، اکیلا یا تنہا ہونا۔

تَصْرِيفٍ: ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل کرنا، بیان کرنا، ظاہر کرنا۔

حَسْبِي: مجھے کافی ہے۔

جَلَالٍ: بزرگی۔

آپ نے فرمایا کہ میں بارگاہ رب العزت میں بسبب قرب الہی یکتا اور یگانہ

ہوں اللہ نے مجھے دیگر اولیاء پر برتری عطا فرمائی ہے اللہ تعالیٰ اپنی تعلیم و فیضان سے

ہر لحظہ ترقی دیتا رہتا ہے میں اللہ کے بندوں کو اس کے قریب کرنے اور راہ ہدایت پر

لانے میں خاص ملکہ رکھتا ہوں یہ توفیق الہی میرے لیے کافی ہے۔

(8)

أَنَا الْبَازِيُّ أَشْهَبُ كُلِّ شَيْخٍ
فَمَنْ ذَا فِي الرَّجَالِ أُعْطِيَ مِثَالِي

ترجمہ: ”جس طرح سیاہ و سفید پروں والا شہباز تمام پرندوں پر غالب ہے اس طرح میں تمام مشائخ پر غالب ہوں بندوں میں کون ہے جس کو میرے جیسا مرتبہ عطا کیا گیا ہے۔“

فائدہ: تسخیر خلاق کی خاطر گیارہ روز جس قدر پڑھ سکیں باپریز پڑھیں۔

تشریح:

الْبَازِيُّ: باز مشہور شکاری پرندہ ہے۔

الْأَشْهَبُ: وہ پرندہ یا جانور جس میں سفیدی اور سیاہی دونوں ہوں لیکن سفیدی غالب ہو۔

شَيْخٌ: صوفیاء کرام کے نزدیک وہ سالک جو شریعت کی متابعت سے حقیقت کے مرتبہ عالی پر فائز ہو اور درجہ فنا سے بقا کے مقام پر ہو۔

أُعْطِيَ: صیغہ ماضی مجہول، عطا، بخشش کرنا۔

جس طرح باز بلند پر پرواز کرتا ہے اسی طرح میں عرش تک پرواز کر کے اسرار الہیہ اولیاء اللہ کے واسطے حاصل کر کے قوت روح و جان مہیا کرتا ہوں۔ باز میں شجاعت قوت بازو ایسی صفت ہے جو جسمانی اور روحانی فضیلت کو ثابت کرتی ہے لہذا آپ نے شعر میں باز کا ذکر کر کے اپنی فضیلت تمام مشائخ پر ظاہر فرمائی ہے ان میں کوئی بھی ایسا نہیں جسے آپ جیسا مرتبہ ملا ہو۔

(9)

كَسَانِي خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ
وَتَوَجَّجِنِي بِيْتِجَانِ الْكَمَالِ

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ خلعت پہنایا جس پر مستحکم عزم کے نیل بوٹے تھے اور تمام کمالات کا تاج میرے سر پر رکھا۔“

فائدہ: برائے طلب درجات کمال کے لیے پندرہ سو مرتبہ تنہا بیٹھ کر پڑھیں۔

تشریح:

كَسَانِي: ماضی مطلق نون و قایہ ہائے متکلم مفعول کسرة لباس پہنانا۔

طِرَازِ: سنجاف، نیل بوٹے جو کپڑے پر بنے ہوتے ہیں۔

عَزْمٍ: قصد کرنا۔

تَوَجَّجِنِي: مراد تاج پہنانا۔

بِيْتِجَانِ الْكَمَالِ: عزت سے وصال، ہر ایک قسم کا تاج کمال بخشا۔

فیضان الہی کی نہ کوئی حد ہے اور نہ ہی کوئی نہایت ہے یہاں کمال سے مراد

وہ سبقت ہے جو جناب کو دوسرے اولیاء اللہ پر عطا ہوئی ہے یعنی یہ کمال جس کا ذکر

کیا گیا ہے اسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کمال کا ظل اور تابع بنانے کا جو اعزاز

عطا ہوا ہے وہ اولیاء اللہ میں گویا بادشاہی اور سلطانی کا تاج ہے یہ تاج اور خلعت

لا ریب آپ کا سرمایہ افتخار ہے۔

(10)

وَأَطَّلَعَنِي عَلَى سِرِّ قَدِيمٍ
وَقَلَّدَنِي وَأَعْطَانِي سُؤَالَي

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ نے اپنے راز قدیم مجھ پر آشکار کئے اور مجھے عزت کا ہار پہنایا اور جو کچھ میں نے مانگا وہ مجھے عطا کیا۔“

فائدہ: برائے عطا و انکشاف رموز باطنی اور واردات قلبی از الہی پندرہ سو مرتبہ تنہائی میں بیٹھ کر گیارہ روز پڑھیں۔

تشریح:

أَطَّلَعَنِي: صیغہ ماضی نون وقایہ یائے متکلم مفعول اطلاع آگاہ کرنا۔
سِرِّ: راز، مخفی۔

قَلَّدَنِي: صیغہ ماضی نون وقایہ یائے متکلم۔ تقلید۔ گردن میں جمائل وغیرہ ڈالنا، عزت و امتیاز، قربانی کے جانور کے گلے میں امتیازی چیز ڈالنا۔

أَعْطَانِي: صیغہ ماضی نون وقایہ یائے متکلم مفعول، اعطا، دینا۔
سُؤَالَي: مقصد مطلوب۔

اللہ تعالیٰ کی حب نے مجھے راز قدیم، معرفت اسرار قرآن یا قرآن پاک وصول ذاتی رتبہ تکوین جو اولیاء اللہ کو متخلق باخلاق اللہ ہونے کے بعد عطا ہوتا ہے، عزت و امتیاز کا ہار بنا کر پہنایا اس سلسلہ میں میں نے جو کچھ مانگا وہ مجھے عطا کیا گیا۔

(11)

وَلَا نِيَّ عَلَى الْأَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُكْمِي نَافِذٌ فِي كُلِّ حَالٍ

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام اقطاب پر حاکم بنایا ہے لہذا میرا حکم ہر حالت میں نافذ و جاری ہے۔

فائدہ: برائے تسخیر خلاق پہلے گیارہ روز ہزار بار اور بعد میں سو مرتبہ روزانہ تین روز پڑھیں۔

دوئم: اولاد کے لیے، بانجھ عورت کی ناف پر اس شعر کے اعداد کا نقش عرق گلاب یا زعفران سے بنا کر بندھوائیں بعد فراغت حیض کے انشاء اللہ حمل ٹھہر جائے گا۔ اس شعر کے نیچے گیارہ اسم قطب بھی لکھے جائیں۔
سوئم: ”نیست و نابودی دشمن کے لیے گیارہ دن گیارہ سو مرتبہ ویران کنوئیں کی مٹی پر پڑھ کر دشمن کے گھر پر یا اس کی طرف پھینکیں۔

تشریح:

وَلَا نِيَّ: صیغہ ماضی نون وقایہ یائے متکلم مفعول۔ تو لیا کسی چیز کی طرف متوجہ کرنا، یا کسی کو کوئی کام سپرد کرنا، قرآن حکیم میں ختم المرسلین ﷺ کو اللہ رب العزت نے فرمایا:

قَوْلٍ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۝ (۱۳۳-۲)

(اب نماز پڑھنے کے وقت) اے نبی مسجد حرام کی طرف منہ پھیر دے۔

اقطاب: قطب کی جمع۔ کتب تصوف میں اولیاء اللہ کے مختلف مدارج اور مقام

بیان کئے گئے ہیں ان میں ایک قطب ہے سب سے پہلے: ۱- صاحب ایمان، ۲- صالح، صوفی یعنی پرہیزگار، ۳- سالک، ۴- عارف جو اللہ تعالیٰ کی پہچان رکھتا ہو، ۵- افراد اللہ تعالیٰ کا قرب جنہیں عبادت، ریاضت اور عشق رسول اللہ ﷺ کی بدولت حاصل ہو۔ اس کے بعد تصوف میں اللہ تعالیٰ کے دوست، ۶- ولی اللہ کا مقام ہے۔

قطب: جب ولی اس مقام پر فائز ہوتا ہے تو اس سے کفر اور ضلالت کی تاریکی اس طرح دور ہو جاتی ہے جس طرح اندھیرا آفتاب اور مہتاب سے۔ بعض کے نزدیک قطب اور غوث ایک ہی شخص ہوتا ہے۔ بعض اوقات قطب، بادشاہت پر بھی فائز ہوتا ہے۔

اوتاد: وتد کی جمع ہے یعنی میخ۔ چونکہ میخ کسی چیز کے مقام اور ثبات کی ضامن ہوتی ہے وہ کسی چیز کو متزلزل ہونے نہیں دیتی یہ جہاں کے قیام کا ضامن ہوتا ہے۔ اس طبقہ کے ہر فرد کی حیثیت ایک میخ کی ہوتی ہے۔ جب کوئی قلب دنیا سے رخصت ہو جائے تو اوتاد سے ایک شخص اس کی جگہ لیتا ہے۔

ابدال: بدل کی جمع ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مقام کے اولیاء کو یوماً فیوماً درجہ کمال پر ترقی دے کر ان کے درجات تبدیل فرماتا رہتا ہے۔ اگر ایک دنیا سے رخصت ہو جائے تو دوسرا اس کی جگہ مقرر کیا جاتا ہے اس وجہ سے ان کا نام ابدال ہے یہ جماعت دنیا بھر میں چالیس اولیاء اللہ پر مشتمل رہتی ہے اس مقام پر وہ فائز ہوتا ہے جس کا عشق رسول اللہ ﷺ سے انتہا درجہ کا ہو۔

نقباء: تین سو اولیاء اللہ کی یہ جماعت ہے اُن سے نچلا درجہ ان کا ہے۔

نجیب: نجیب ترقی کر کے نقیب بنتا ہے۔

محبوب سبحانی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت سے مجھ کو تمام قطبوں پر

حاکم بنایا میرا حکم میری ہر حالت یعنی حیات اور بعد حیات دنیوی صبح یا شام ہو یا

رات ہو یعنی ہر وقت جاری ہے۔

(12)

فَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فِي بَحَارِ

لَصَارَ الْكُلُّ غُورًا فِي الزَّوَالِ

ترجمہ: ”اگر میں اپنا راز دریاؤں پر کھول دوں تو دریاؤں کا پانی زمین میں جذب

ہو جائے اور ان کا نام و نشان بھی نہ رہے۔“

فائدہ: دشمن کی حرکات سے نجات کے لیے گیارہ دن پانچ سو مرتبہ روزانہ باپرہیز

پڑھیں۔

تشریح:

لَوْ: حرف شرط، اگر۔

أَلْقَيْتُ: ماضی القامصہ بمعنی ڈالنا۔

سِرِّي: بھید، راز، مخفی۔

بِحَارِ: جمع بحر، دریا یا نہر، علی، پر۔

لَصَارَ: میں لام تاکید کا ہے۔ یہاں مراد آپ کی توجہ سے دریا معدوم ہو سکتے

ہیں۔

غَوْرًا: نشیب زمین جس میں پانی خشک ہو گیا ہو۔

فِي الزَّوَالِ: زوال میں بفتح الزاء، میں دور ہو جانا، پھر جانا یا جگہ سے دور ہو جانا۔

سیدنا محی الدین جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر میں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ اس

طاقت اور راز متوجہ کو تمام دریاؤں پر ڈالتا تو تمام دریاؤں کا پانی زمین میں خشک

اور معدوم ہو جاتا۔ اگر آپ اپنی کرامت کا اظہار فرماتے تو یہ حضرت موسیٰ علیہ

السلام کے اس معجزہ جیسا کہ دریائے نیل کا پانی خشک ہو گیا تھا ہوتا۔

(13)

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فِي جِبَالِ

لَدُكَّتْ وَاخْتَفَتْ بَيْنَ الرِّمَالِ

ترجمہ: ”اگر میں اپنا راز پہاڑوں پر آشکار کروں تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر ایسے ریت

ہو جائیں کہ ان میں اور ریت میں فرق نہ رہے۔“

فائدہ: برائے ہلاکت دشمن یا اس کی دشمنی گیارہ دن گیارہ سو مرتبہ باپرہیز

پڑھیں۔

تشریح:

جِبَالِ: جبل کی جمع پہاڑ۔

دُكَّتْ: ماضی مجہول مصدر دک کوٹنا۔

اخْتَفَاءً: پوشیدہ ہونا۔

بَيْنَ: درمیان

رِمال: جمع رمل، ریت۔

اس شعر میں عیاں ہے میراں محی الدین کا وجود فنا فی اللہ جسے فنا فی الذات کہتے ہیں ہو گیا تھا اور آپ ما سوائے واجب الوجود کے کچھ باقی نہ تھے۔ اسی لیے آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے اگر میں اس بھید کو جو بارگاہ باری تعالیٰ سے بطور طاقت عطا ہوا اسے پہاڑوں پر ڈالوں تو وہ بوجہ خوف کے یا بوجہ عدم تحمل کے ریزہ ریزہ ہو کر ریت میں ایسے پوشیدہ ہو جائیں کہ ان میں اور ریت میں فرق نہ رہے۔

اس شعر میں سر سے مراد وہ نور ایمان ہے جو انسان کے دل میں ہے اگر اس سے اللہ جل جلالہ کے جلال کا مشاہدہ کیا جائے تو اس انوار جلال سے پہاڑ اپنی جگہ سے متزلزل ہو کر ریت بن کر پیوند زمین ہو سکتے ہیں۔ نیز اس شعر میں اپنی ہستی اور عمل کو لاشی محض کی صورت میں ظاہر کیا گیا ہے۔ یہاں جبال سے مراد پتھر دل انسان بھی ہو سکتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں: اگر میں متکبرین اور منکرین جو پتھر دل ہیں ان کی طرف اپنی توجہ ڈالوں تو جو کفر ان سینوں میں بصورت پتھر کے ہے وہ ریزہ ریزہ ہو کر ریت ہو جائے۔

آپ کا سینہ نور باری تعالیٰ سے منور تھا اس میں آپ فرماتے ہیں: قرآن حکیم کی درجہ ذیل آیت کو بطور تلمیح لائے ہیں۔

لَوْ أَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِّنْ

خَشْيَةِ اللَّهِ۔ (۲۱-۵۹)

(14)

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ نَارٍ
لَخَمِدَتْ وَأَنْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِي

ترجمہ: ”اگر میں اپنا راز آگ پر ظاہر کروں تو وہ میرے راز سے بالکل سرد ہو جائے اور اس کا نام و نشان نہ رہے۔“

فائدہ: برائے امراض سرمنہ لاعلاج اور پوشیدہ امراض کے لیے گیارہ دن گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر مریض کو دم کریں اور دم کر کے پانی بھی پلائیں۔

تشریح:

فَوْقُ: اوپر، نار، آگ آتش۔

لَخَمِدَتْ: لام تاکید جزا پر واقع ہوا۔

خَمِدَتْ: صیغہ ماضی معروف، مصدر۔

خَمُودٌ: آگ کا بجھ جانا، شعلے بیٹھ جانا، شعری ضرورت کے لحاظ سے میم ساکن پڑھنا جائز ہے۔

انطفاء، طُفُو: آگ کا ایسا بجھ جانا کہ نام و نشان نہ رہے۔

حَالٌ: موجودہ زمانہ، لغت میں زمانہ ماضی کی انتہا اور زمانہ مستقبل کی ابتدا کو حال کہا جاتا ہے۔ اہل تصوف کے نزدیک نور معرفت الہی کا فیضان جو دل کو منور کرتا ہے وہ حال ہے۔

مَقَامٌ: اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی سے جب فیضان انوار الہی دل پر پڑتا ہے اور دل

اس نور الہی کی تصویر کو ہمیشہ کے لیے قائم کر لیتا ہے، اس تصور حقیقی کا دل ایک جزو ہو جاتا ہے، اس حالت، کیفیت اور درجہ کو مقام کہتے ہیں۔
حالت مقام میں انسان اس نور کے تصور حقیقی کو مستقل طور پر قائم کر لیتا ہے۔
جناب غوث صمدانی فرماتے ہیں: اگر میں اپنی طاقت سے اپنی توجہ آگ پر ڈالوں تو وہ آگ کو فوراً سرد کر دے اور وہ ایسی نابود ہو کہ اس کا نام و نشان تک نہ رہے ایسا اس لیے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جو طاقت بخشی ہے وہ درجہ حال کے مطابق عطا ہوئی ہے۔

آپ کو قدرت نے درجہ حال میں طاقت بخش رکھی ہے یعنی آپ ابتدائی طاقت سے آگ کو ختم کر سکتے ہیں، مقام کے درجہ جو انتہائی درجہ کا ہے اس کی طاقت کو بروئے کار لانے کی ضرورت پیش نہیں آئی، قرآن حکیم میں آگ کو ٹھنڈی ہونے کا ذکر کیا گیا اگر انتہائی گرمی یک لخت سردی میں تبدیل ہو جائے تو وہ بھی انسانی زندگی کے لیے مضر اور اس قدر نقصان دہ ہوتی ہے جو ہلاکت کا باعث بن سکتی ہے چنانچہ جب آگ کو سرد ہونے کا حکم ہوا تو یہ تھا کہ اس قدر ٹھنڈی ہو کہ سلامتی کا باعث بنے اور ایذا نہ پہنچائے۔

قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۝ (۲۱-۶۹)

شیطان نے خالق حقیقی کے سامنے اپنی تخلیق اور برتری کا دعویٰ ان الفاظ سے

کیا تھا:

خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ۝ (۷-۱۲)

وہ اور اس کی ذریت انسان کو جادہ مستقیم سے دور رکھنے کے لیے ہمہ وقت مصروف رہتے ہیں، انہیں یہ کیوں کر گوارا ہو سکتا ہے کہ کسی کو عشق حقیقی کی منزلیں

طے کرتا دیکھ سکیں لہذا وہ طالب کو حصول معرفت الہی سے ہٹانے کے لیے ہر حربہ استعمال کرتے ہیں جن میں سے ایک قوت نار ہے جس کو مٹی پر برتری ہے۔ آپ فرماتے ہیں: طالبوں کو ابتدائے عشق میں سرگشتہ اور سراسیمہ نہیں ہونا چاہئے بلکہ انہیں معلوم ہونا چاہئے اگر میں اپنی توجہ اس آگ پر ڈالوں تو وہ ایسی بجھ جائے کہ نام و نشان نہ رہے۔

ارشاد نبی اکرم ﷺ ہے کہ مومن جب دوزخ کے اوپر پل صراط سے گزریں گے تو دوزخ پکارے گا 'اے مومن جلدی سے گزر جا تیرے نور ایمان نے میری آتش کو سرد کر دیا ہے۔ یقیناً ایک اہل ایمان سے دوزخ کی یہ کیفیت ہو سکتی ہے تو سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طاقت عطا کردہ باری تعالیٰ سے آتش دوزخ ضرور ٹھنڈی ہو سکتی ہے۔

(15)

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ مَيْتٍ

لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلَى تَعَالَى

ترجمہ: "اگر میں اپنا راز یعنی طاقت عطا کردہ از باری تعالیٰ سے مردہ پر ڈال دوں تو وہ فوراً اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اٹھ کھڑا ہوا۔"

فائدہ: اگر کسی کا دل مرجھایا ہوا ہو غمگین ہو تو ہر روز گیارہ سو مرتبہ پانی پر پڑھ کر گیارہ دن پلائیں۔ زخم چشم کے لیے بھی اسی طریق پر عمل کریں اور تھوڑے سے پانی سے منہ دھوئیں۔ عشق الہی کے لیے بھی ہے۔

تشریح:

مَيِّتٍ: مردہ، جو مر چکا ہے۔

الْمَوْلَى: اصل میں صیغہ مفعول مولوی تھا۔ واو یا (ی) میں مدغم ہوئی تو مولیٰ ہوا اور پھر تخفیف سے اس کو مولیٰ پڑھا گیا۔

الْمَوْلَى: موصوف اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔

سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے جو اس شعر میں اپنی توجہ طاقت عطا کردہ رب العزت سے مردہ کو زندہ کرنے کا اعلان فرمایا ہے۔ آپ کا یہ اعلان سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کے معجزوں کا ظل ہونا ہے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بحکم باری تعالیٰ پرندوں کا قیمہ یکجا کر کے رکھ کر ان کو بلایا تو وہ زندہ ہو کر پرواز کرنے لگے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بھی حکم ربانی سے زندہ کرتے رہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے اولیاء کرام کو اس قدر کرامتیں عطا کی گئی ہیں جس قدر پہلی امتوں کے انبیاء علیہ السلام کو معجزے عطا ہوئے۔ آپ سے مردہ کو زندہ کئے جانے کی کرامت سرزد ہو سکتی ہے۔ نیز مردہ دلوں کو زندگی عطا کیا جانا بھی مراد لیا جاسکتا ہے۔

(16)

وَمَا مِنْهَا شُهُورٌ أَوْ دُهُورٌ

تَمُرٌ وَتَنْقِضِي إِلَّا آتَالِي

ترجمہ: ”گزرے ہوئے مہینے اور زمانے یا جو اب گزر رہے ہیں بلاشبہ وہ میرے

پاس حاضر ہوتے ہیں۔“

فائدہ: برائے تسخیر کے گیارہ سو مرتبہ باپریز روزانہ پڑھیں۔

تشریح:

شُہُورٌ: شہر جمع، مہینہ، پہلی رات کا چاند۔

دُہُورٌ: دہر کی جمع، زمانہ۔

تَمْرٌ: صیغہ مضارع، مسرور، گزرنا، جانا۔

تَنْقِضِي: صیغہ مضارع، انقضا، ختم ہونا، تمام ہونا۔

إِلَّا: حرف استثناء۔

آتِي: صیغہ ماضی اتیان مصدر مجر، انا۔

آپ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے مجھے گزرے ہوئے اور آنے والے زمانے کا علم عطا کیا زمانہ ماضی میں جو بیت چکا ہے وہ بھی میرے سامنے ہے زمانہ حاضر اور مستقبل کا علم مجھے ایسے ہے جیسے سال مہینے اور زمانہ میرے پیش ہو کر مجھے خبر دے۔

(17)

وَتُخْبِرُنِي بِمَا يَأْتِي وَيَجْرِي

وَتُعَلِّمُنِي فَأَقْصِرُ عَنْ جِدَائِي

ترجمہ: ”اور وہ مجھ کو گزرے ہوئے اور آنے والے واقعات کی اطلاع اور خبر

دیتے ہیں (اسے منکر کرامات) کج بختی چھوڑ دے یعنی جھگڑا سے باز آ۔

فائدہ: برائے منکشف اسرار غیبی گیارہ روز گیارہ سو مرتبہ پڑھیں۔

تشریح:

تُخْبِرُنِي: تُخْبِرُ، مضارع، اخبار، مصدر خبر دینا۔

مَا: اسم موصول مراد امر واقع۔

يَأْتِي وَيَجْرِي: فعل مضارع بصيغہ واحد مذکر غائب۔ جو ماجرا گزرتا ہے۔ جو ظہور میں آتا ہے۔

تُعَلِّمُنِي: فعل مضارع فاعل ان کا ضمیر راجع بسوئے شہور، خبر دینا۔

فَأَقْصِرْ: اقصر صيغہ امر، اقصار، روکنا۔

اے منکر کرامت اگر مجھے ماضی، حال اور مستقبل کا علم ہے تو تُو نے کا ہے کوج بحتی شروع کر رکھی ہے اسے چھوڑ دے اور باز آ۔ معترضین کو سب سے زیادہ تکلیف اس باعث ہے کہ ہر ایک مہینہ اور ہر زمانہ کیسے خود آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر خبر دیتا ہے۔ نبیوں کے معجزات اور ولیوں کی کرامتیں ہوتی ہی وہ ہیں جن کا عقل احاطہ نہ کر سکے جو عقل میں آ گیا وہ معجزہ اور کرامت کیا ہے۔

(18)

مُرِيدِيْهِمْ وَطِبُّ وَاشْطَحُ وَغَنِيْ

وَافْعَلُ مَا تَشَاءُ فَالِاسْمُ عَالِ

ترجمہ: ”اے میرے مرید! عشق الہی سے سرشار ہو کر خوش رہ، نڈر، بے باک ہو

اور خوشی کے گیت گا جو چاہے کر میرا نام بلند ہے۔

فائدہ: برائے حصول مقاصد دنیوی اور دینی، گناہوں سے توبہ اور معافی مانگ کر

روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھیں۔

تشریح:

ہِم: امر، هام، یہیم سے ہیمن، ہیوم، سرگشتہ ہونا، عاشق ہونا ہیوم کا مادہ بھی ہیمن ہے۔

طِب: بصریہ امر حاضر طاب یطیب سے طیب۔ طیبۃ، خوشبو، پاکیزگی طیب، پاک اور حلال۔

اِشْطَحُ: صیغہ امر، جب برتن کو پُر کیا جائے تو اس سے باہر پانی گرنے لگے وہ صورت اشطح ہوگی۔

غَنِی: بے نیاز ہونا، خوش ہونا، افعل۔ کام کر۔

تَشَا: جو چاہے، اسم نام، عالی، عال، بلند، غالب ہونا۔

اس شعر میں آپ نے اپنے مرید کو ۱- عرفان اور ۲- ہم، سرشار عشق ہونا، ۳- طیب، پاکیزگی اختیار کرنے ۴- شطح اللہ کی رضا پر اس قدر کار بند ہونا کہ اس کا جام پھلکنے لگے اور ۵- غنا، ہر چیز سے بے نیاز ہو جانا مال دنیا کی پروا تک نہ کرنا۔ ان پانچ منازل کو طے کرنے اور ان سے گزر جانے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:

اے میرے مرید ارادت صادق اختیار کر اور خوش رہ۔ اسرار حقیقت کے اظہار میں کسی کی پرواہ نہ کر کوئی تیرا مزاحم نہ ہوگا میرا نام بہت بلند ہے میں تیرا محافظ ہوں۔

مرید:

اہل تصوف کے نزدیک ”مرید“ وہ ہے جس نے ماسویٰ سے قطع نظر کر کے اپنے ارادوں کو ترک کر کے اللہ سے تعلق جوڑ لیا اس لیے کہ وہ جانتا ہے جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ کے ارادہ سے ہوتا ہے نہ کہ غیر سے پس اس کا ارادہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے

اس کی مرضی اللہ کی مرضی کے تابع ہو جاتی ہے۔ تب وہ وَمَا تَشَاءُ وَنُ إِلَّا بِأَنْ
يَشَاءَ اللَّهُ ط کے طبقہ میں داخل ہو جاتا ہے۔

آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا آپ کی مرید سے کیا مراد ہے؟ اس پر آپ
نے فرمایا: میرا مرید وہ ہے جو میری زندگی یا وفات کے بعد مجھ سے مخلصانہ بہت اور
ارادت رکھے خاص مریدوں سے ہو یا عام سے پاس سے ہو یا دور سے۔

آپ نے مزید فرمایا: إِنْ لَمْ يَكُنْ مُرِيدِي جَيِّدًا فَأَنَا جَيِّدٌ۔

اگر میرا مرید جید نہ ہو تو میں جید ہوں اور اگر میرا مرید صاف دل نہیں یا
آلودہ گناہ ہے تو میں اس کو جید اور صاف دل بنا دیتا ہوں ایسے جیسے دریا کی موج
ناپاک چیزوں کو دھو ڈالتی ہے اس طرح جو میرا مرید ہو میں اس کو پاک اور صاف
کر دیتا ہوں۔

إِنِّي لِمَنْ أَرَادَ لِي ضَامِنٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى سَرِيرَةٍ غَيْرِ صَالِحَةٍ۔

میں اس شخص کا ضامن ہوں جو مجھ سے ارادت رکھتا ہے اگرچہ اس کے
اخلاق ناشائستہ ہوں میری ارادت کے ساتھ اس کے اخلاق ذمیرہ بلند اخلاق میں
تبدیل ہو جاتے ہیں۔ میری ارادت کی شرط یہ ہے کہ وہ احکام شرعیہ کے تابع رہ کر
شرک کفر گناہ وغیرہ سے کنارہ کش ہو جائے۔ جو شخص احکام شرعیہ کا تابع نہیں وہ
میرا مرید نہیں تا وقتیکہ تائب نہ ہو۔

اس شعر میں تصوف کی اصطلاحیں، ہیمان، طیب، شطح اور غنالائی گئی ہیں
ہیمان: یہ معرفت اور عشق الہی کی پہلی منزل ہے اس منزل میں قدم رکھنے کے
لیے اتباع شریعت محمدی کرتے ہوئے زہد و تقویٰ اختیار کرنا نہایت ضروری ہے
اس کے بغیر عشق الہی حاصل ہو ہی نہیں سکتا اس منزل میں ارادت اور اشتیاق

الہی غالب ہونے کی وجہ سے صبر جاتا رہتا ہے، سکون قریب تک نہیں آتا اس وجہ سے جنون و سکر کا غلبہ ہوتا ہے۔ ہیمنان کے بعد جب بے قراری اور جنون آتا ہے تو وہ ظیب کی منزل ہوتی ہے، سالک مشاہدہ محبوب سے مطمئن اور خوش ہو جاتا ہے اس طمانیت کے نتیجے میں سرور، کیف اور عجب سی مستی حاصل ہوتی ہے۔ اصطلاح تصوف میں شطح سے ایسے کلمات مراد ہیں جن میں رعونت اور فخر و مباہات کا اظہار ہو یعنی شطح محققین متجسس افراد کی لغزشوں کا اس طرح سے نام ہے کہ سالک پر تو الہی دیکھنے لگتا ہے اس حالت میں اس کو کچھ تصرفات بھی حاصل ہوتے ہیں جن کو اپنی ذات کی طرف منسوب کرتا ہے ان کو اپنی ذات کی طرف منسوب کرنا ہی شطح ہے۔ شطح سے بلند رتبہ غنا کا ہے جب وہ اس پر پہنچتا ہے تو اظہار دعویٰ سے بھی دست بردار ہو جاتا ہے۔ اس مقام پر پہنچ کر اس کی اپنی ذات، ذات الہی میں فنا ہو جاتی ہے۔ اس درجہ اور منزل کے بارے میں جس میں معرفت حاصل ہو جائے۔ محبوب سبحانی کا ارشاد ہے: اس میں نہ شیطان کا ڈر رہتا ہے اور نہ ہی کسی منکر یا دشمن کا حملہ کارگر ہو سکتا ہے۔ یہ مسائل الہیات اور روحانی مدارج سمجھنے کی ہم استعداد نہیں رکھتے نہ ہی عقل ان کا احاطہ کر سکتی ہے۔ یہ بھی ضروری نہ ہے کہ روحانی ترقی کو عقلی دلائل سے ہی ثابت کیا جائے۔

(19)

مُرِيدِي لَا تَخَفُ اللَّهُ رَبِّي
عَطَانِي رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِي

ترجمہ: ”اے میرے مرید کسی سے مت ڈر اللہ تعالیٰ میرا پروردگار ہے اس نے مجھے وہ رفعت عطا کی ہے جس سے میں نے اپنی مطلوبہ آرزوؤں کو پالیا ہے۔“

فائدہ: گیارہ دن ایک ہزار بار روزانہ پڑھنے سے خوف و خطر ہر قسم کے وسوسے شیطانی ختم ہو جاتے ہیں۔

تشریح:

لَا تَخَفْ: فعل نہی، خوف، مصدر ڈرنا۔

اللَّهُ: اسم ذات ہے۔

رَفَعْتُ: بلندی۔

نِلْتُ: نیل مصدر پانا، حاصل کرنا۔

الْمَنَى: جمع منیۃ، آرزو، خواہش۔

آپ اپنے مریدوں کو تسلی اور تشفی فرما رہے ہیں کہ انہیں کسی قسم کا خوف یا ڈر نہیں ہونا چاہئے کیونکہ آپ ایسے مقام پر فائز ہیں جہاں سے ان کی بخوبی نگہداشت کر سکتے ہیں نہ کوئی آپ کے مریدوں کو گمراہ کر سکتا ہے اور نہ ہی کسی قسم کی تکلیف پہنچا سکتا ہے۔

(20)

طُبُولِي فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ دُقْتُ

وَشَاءُ وَسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالِي

ترجمہ: ”میرے نام کے ڈنکے آسمان و زمین میں بجائے جاتے ہیں اور نیک

بختی کے نقیب میرے لیے ظاہر ہو رہے ہیں۔“

فائدہ: تسخیر خلق و طلب جاہ و جلال شیطان فطرتوں سے نجات اور نیک بختی کے لیے ہر روز پانچ سو مرتبہ بلا ناغہ پڑھیں۔

تشریح:

طُبُول: جمع طبل، طبلہ ڈھول نقارہ۔

السَّمَاء: آسمان، وقت فعل ماضی مجہول، طبل پر چوٹ۔

تساوس: ترچھی نگاہ سے دیکھنا۔

سَعَادَة: خوش بختی، بد اصیغہ ماضی بد و مصدر ظاہر ہونا۔

آپ فرماتے ہیں جو سعادت مجھے قرب الہی سے ہے وہ مسلم ہے تجلیات نبوی میری رہنمائی کرتی ہیں جن کی بدولت میری شان و شوکت نمایاں ہوئی میری رفعت کے ڈنکے زمین اور آسمان پر بجنے لگے۔

(21)

بِلَادُ اللَّهِ مُلْكِي تَحْتَ حُكْمِي

وَوَقْتِي قَبْلَ قَلْبِي قَدْ صَفَالِي

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے تمام شہر میری ملک ہیں ان پر میری حکومت ہے میری روحانی حالت میرے جسم کے پیدا ہونے سے پہلے مصفا تھی۔“

فائدہ: برائے بلندی مرتبہ، تسخیر خلاق، شیطان فطرتوں سے نجات کے لیے گیارہ دن ایک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھیں۔

تشریح:

بِلَاد: بلد، شہر، تحت، زیر۔

وَقْتُ: زمانہ کا وہ حصہ جو کسی کام کے لیے مخصوص کیا جائے۔ تصوف کی کتابوں میں وقت کی یہ تعریف ہے۔ وقت حال آدمی سے عبارت ہے جس کا زمانہ موجود ہے۔ ماضی اور مستقبل سے کوئی تعلق نہ ہے۔ حال وہ ہے جس میں تجلیات انوار الہی دل پر وارد ہوتی ہیں۔ جب کبھی یہ زائل ہو جاتی ہیں تو ان کی مثل ضو فگن ہو جاتی ہے۔ حال تغیر اوصاف کو کہا جاتا ہے۔

قَلْب: لطیفہ ربانی ہے یہ لطیفہ انسان کی حقیقت ہے۔ جب دل تندرست ہوتا ہے تو تمام بدن تندرست ہو جاتا ہے اور جب دل بیمار ہو جاتا ہے تو تمام بدن بیمار ہو جاتا ہے۔

ماضی صفو و صفاء، مصدر کدورت سے پاک ہونا، روشنی، صفی برگزیدہ۔

اس شعر میں آپ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ نے جو جو کمال جس کسی انسان کو بخشا ہے وہ خالق نے روح کی تخلیق کے وقت بخش دیا۔ مجھ میں جو کمال اس حالت میں ہے وہ میری روح کی تخلیق کے وقت ہی عطا کر دیا گیا تھا یعنی دنیا کی مملکت آپ کے تحت کر دی گئی۔ حضور ﷺ کو جو نبوت عطا ہوئی وہ دنیاوی زندگی کے چالیس سال بعد نہیں بلکہ اس وقت سے قبل عطا ہو چکی تھی جب ابو البشر سیدنا آدم علیہ السلام ابھی پانی اور گارے میں تھے۔

حدیث نبوی ﷺ ہے:

كُنْتُ نَبِيًّا وَادَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ۔

(22)

نَظَرْتُ إِلَى بِلَادِ اللَّهِ جَمْعًا

كَخَرْدَلِيَّةٍ عَلَى حُكْمِ اتِّصَالِ

ترجمہ: ”میں نے اللہ تعالیٰ کے تمام شہروں کی طرف نظر دوڑائی وہ میری آنکھوں میں رائی کے دانہ کے برابر سا گئے۔“

فائدہ: مرد عورت میں محبت، صلح اور لڑائی جھگڑے سے نجات کے لیے گیارہ مرتبہ شکر چینی میٹھی چیز پر پڑھ کر دم کر کے کھلائیں۔

تشریح:

نَظَرْتُ: صیغہ ماضی ضمیر متکلم، غور سے دیکھنا۔

بِلَادِ اللَّهِ: بلد شہر گاؤں یہاں اللہ کی زمین مراد ہے۔

اتِّصَالِ: ملنا، پہنچنا۔

كَخَرْدَلِيَّةٍ: مضاف اس جگہ محذوف ہے۔

آپ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے تمام دنیا کی مملکت میرے ماتحت کر دی لیکن یہ ظاہری سلطنت میری نگاہ میں ایک رائی کے دانہ کے برابر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عارفان حقیقت شناس کی نظر میں دنیا کی اور مال و متاع دنیا کی کوئی وقعت نہیں ہوتی۔

ارشاد ربانی ہے:

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ ۝

(23)

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتَّى صِرْتُ قَطْبًا
وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَوْلَى الْمَوَالِي

ترجمہ: ”میں علم کو درست پڑھ کر قطب ہو گیا یہ سعادت میں نے اللہ تعالیٰ کی امداد سے حاصل کی۔“

فائدہ: برائے حصول علم ظاہری و باطنی ایک سو گیارہ مرتبہ بعد نماز فجر بلا ناغہ پڑھیں۔

تشریح:

دَرَسْتُ: ماضی متکلم، دَرَسَ دَرَسًا، کتاب کو پڑھا، مدرسہ۔

عِلْمٌ: جاننا، حتیٰ، انتہا کے لیے آتا ہے۔

صِرْتُ: فعل ناقص واحد متکلم ماضی۔

نِلْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی نیل مصدر، پانا، حاصل کرنا۔

سَعْدٌ، سعادت: نیک بخت ہونا، سعد اصطلاح تصوف میں ایک مقام ہے جو وقت کے غوث کو عطا ہوتا ہے۔

مَوْلَى الْمَوَالِي: ذات باری تعالیٰ۔

آپ کا فرمان ہے کہ عرفان حقیقی حاصل کرنے کے لیے علوم دیدیہ، یعنی قرآنی علوم پر عبور حاصل کرنا ضروری ہے۔ جب فقہ حدیث اور تفسیر پر عبور ہوگا تو مرد صالح بننے کے لیے حصول علم کے ساتھ عمل کرنا بھی ضروری ہے اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں نے

دینی علوم، علوم ظاہری اور باطنی حاصل کئے پھر مدارج سعادت طے کئے اور قطب عرفان و حقیقت کا مندر نشین ہوا۔

(24)

رَجَالِي فِي هَوَاجِرِهِمْ صِيَامٌ
وَفِي ظُلْمِ اللَّيَالِي كَاللَّائِي

ترجمہ: ”میرے مرید موسم گرما میں روزہ رکھتے ہیں وہ اس عبادت کی روشنی کی بدولت راتوں کی تاریکی میں موتیوں کی طرح چمکتے ہیں۔“

فائدہ: شوق عبادت و ریاضت تصوف میں مقام کے حصول کے لیے چالیس دن ایک مرتبہ روزانہ پڑھیں۔

تشریح:

رَجَالِي، رَجُلٌ: مرد، مرد کامل، رجالی کی یائے متکلم شفقت اور محبت ظاہر کرتی ہے۔

هُوَ اجِرٍ: ہاجرہ کی جمع ہے۔ دوپہر، گرمی کی شدت، ہجر کے معنی چھوڑنا دوپہر کی گرمی میں عموماً کام چھوڑ کر آرام کیا جاتا ہے۔ اس لیے اس وقت کا نام ہاجرہ ہو گیا۔

صِيَامٌ: صائم کی جمع ہے۔ روزہ دار، صوم چپ رہنا۔

ظُلْمٌ: جمع ظلمت تاریکی۔

لَيَالِي: جمع لیل، رات۔

لَائِي: جمع لولو، خالص موتی۔

آپ اس شعر میں اپنے مریدوں کی شان بیان کرتے ہیں۔ خواہ موسم کتنا گرم کیوں نہ ہو میرے مرید اس شدت کی گرمی میں دن کو روزہ رکھتے ہیں۔ خواہ راتیں تاریک ہوں ان کی تاریکی میں عبادت کرتے ہوئے نوافل تہجد ادا کرتے ہیں۔ تاریکی میں نور الہی سے ان کی پیشانی موتیوں کی طرح چمکتی ہے۔

(25)

وَكُلُّ وِلِيِّ لَهَا قَدَمٌ وَّائِي

عَلَى قَدَمِ النَّبِيِّ بَدْرِ الْكَمَالِ

ترجمہ: ”ہر ایک ولی کا ایک مقام ہے لیکن میرا مقام نبی اکرم ﷺ جو آسمان کمال کے بدر کمال ہیں ان کے قدموں پر ہونا ہے۔“

تشریح:

وَلِي: دوست، مہربان، قریبی رشتہ دار، مددگار، نگہبان۔

قَدَم: پاؤں، اصطلاح صوفیاء میں قدم سے مراد سعادت ہے سعادت ہی قدم صدق ہے۔

النَّبِيُّ: خبر دینے والا، ہر صاحب کتاب نبی رسول کہلاتا ہے ہر رسول نبی ہے لیکن ہر نبی رسول نہ ہے۔ نبی پر کتاب نازل ہوئی تو رسول کہلایا۔

بَدْر: ماہ کمال۔

آپ کا ارشاد ہے ہر ولی کو ایک مقام ایک خاص رتبہ اور ایک خاص درجہ عطا کیا گیا میں خاتم النبیین ﷺ کے اتباع میں قدم بقدم درجہ منازل کمال تک پہنچ گیا لیکن دوسرے ولی اس مقام کو حاصل نہ کر سکے اگرچہ سعادت سب ولیوں کے لیے

مقدر ہے۔ جس طرح علم میں علماء کی استعداد مختلف ہوتی ہے، ذہن حصول علم میں جلد منازل طے کر لیتے ہیں اور ست کند ذہن پیچھے رہ جاتے ہیں۔ یہی کیفیت حصول عرفان کی ہے۔ حضور ﷺ کی معرفت کی پہچان کا راستہ قلب کو صیقل کرنا ہے۔ قلب صیقل اس طرح سے ہوتا ہے کہ پہلے نفس امارہ کی متابعت سے نجات حاصل کر کے ممنوعات یعنی نواہی اور مصاحی سے توبہ کر کے پوری طرح تائب ہو اور آئندہ زندگی میں پابند رہے اور امر الہی کی باقاعدگی سے پوری طرح پابندی کرے پھر نوافل اور عبادات ذکر اللہ سے دل صیقل ہوگا۔ اس کے بعد دل پر تو الہی سے منور ہوگا۔ یہ تمام مقام عبادات و ریاضت سے حاصل ہوتے ہیں۔ سیدنا محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ان منازل کو طے کر کے آسمان کمال تک پہنچ گیا۔

(26)

نَبِيٌّ هَاشِمِيٌّ مَكِّيٌّ حِجَازِيٌّ
هُوَ جَدِّي بِهِنَلْتُ الْمَوَالِي

ترجمہ: ”نبی اکرم ﷺ ہاشمی مکی، حجازی وہ میرے جدِ اعلیٰ ہیں جن کی بدولت میں نے بزرگی کو پایا۔“

فائدہ: شعر ۲۵، ۲۶ حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کے لیے **يَا رَزَاقُ يَا فَتَّاحُ يَا وَهَّابُ يَا عَزِيزُ يَا غَنِيُّ يَا مُغْنِيُّ يَا اللَّهُ يَا مُعِزُّ** ہر دو اشعار کے ساتھ ملا کر پڑھیں۔ یہ عمل چالیس روز کریں۔

تشریح:

یہ شعر دیگر قصائد میں نہ ہے۔ عام مشہور ہے کہ قصیدہ غوثیہ کے تیس اشعار

میں اس شعر کو شامل کر کے تمیں ہوتے ہیں۔

ہَاشِمِيٌّ: حضور ﷺ کے جد امجد سیدنا ہاشم ہیں اس وجہ سے آپ ہاشمی کہلاتے ہیں۔

مَكِّيٌّ: سرزمین مکہ معظمہ جاز کہلاتی ہے۔ اہل مکہ مکئی کہلاتے ہیں۔
نَبْتُ الْمَوَالِي: بلند درجہ۔

سیدنا محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ اپنے خون کے پاکیزہ مصفا اور اعلیٰ ہونے کی دلیل کے طور پر حضور نبی اکرم ﷺ سے اپنی نسبی نسبت ہونے کا اظہار فرماتے ہیں۔ آپ کے زبانہ میں باطل فرقے، جس قسم کی ہزل گوئی کرتے تھے ان کے رد کے لیے آپ کو اپنی اعلیٰ نسبی کا اظہار کرنا ضروری تھا۔

(27)

مُرِيْدِيٌّ لَا تَخَفُ وَاشٍ فَيَنْبِي
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

ترجمہ: ”اے میرے مرید تو کسی شریر سے نہ ڈر میں لڑائی میں اولوالعزم اور دشمن کو قتل کرنے والا ہوں۔“

فائدہ: فتح و نصرت بر اعداء کے لیے مٹھی بھر خاک پر گیارہ روز سومرتبہ پڑھ کر دم کر کے دشمن کی طرف پھینکیں۔

تشریح:

لَا تَخَفُ: صیغہ نہی، خوف نہ کر، و اشٍ کسی شریر کی شر۔
آپ اپنے مرید سے فرماتے ہیں کہ میرے مرید کو کسی قسم کا خوف یا خطرہ یا

ڈر مخالف سے نہ ہونا چاہئے کیونکہ میں اس کا محافظ ہوں، اگر میرا مرید عرفان کی منزلیں طے کر رہا ہے اسے ڈر ہے کہ اس مقام سے وہ گرا دیا جائے گا، اس کے دل میں یہ وسوسہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ میں اس کا محافظ ہوں اور اولو العزم ہوں اور دشمنوں کا خاتمہ کرنے والا ہوں۔ اس شعر میں آپ نے اپنے مریدین کی حوصلہ افزائی کی ہے۔

(28)

أَنَا الْجَيْلِيُّ مُحْيِي الدِّينِ اسْمِي
وَأَعْلَامِي عَلَى رَأْسِ الْجِبَالِ

ترجمہ: ”میں جیلان (گیلان) کا رہنے والا ہوں اور محی الدین میرا نام ہے، میرے (فیض کے) نشان پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں۔“

فائدہ:

نو مولود بچے کے گلے میں یہ شعر لکھ کر بطور نقش ڈال دیں ہر قسم کی آفت سے محفوظ رہے گا۔

اس شعر کے ہمراہ **يَا بَاسِطُ يَا رَافِعُ يَا عَالِمُ * الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ حَسْبِيَ اللَّهُ مَالِي**۔

گیارہ دن باپریز گیارہ سو بار پڑھنے سے خلقت گرویدہ ہوگی۔

(*) وضاحت: سورہ حشر کی آیت میں **عَالِمُ الْغَيْبِ** میں لفظ عالم پر پیش ہی ہے۔ لیکن یہاں بطور وظیفہ پڑھنے کے لئے لفظ **عَالِمُ** سے پہلے لفظ **يَا** ہے اس لئے اسم یعنی لفظ عالم پر **زبر** پڑھا جائے گا۔ جیسے **يَا رَسُولَ اللَّهِ** - **يَا رَبَّ الْعِزَّتِ** - یعنی حرف ندا پہلے ہو تو اسم کو زبر کے ساتھ پڑھتے ہیں۔)

تشریح:

اَنَا: میں ضمیر واحد متکلم۔

الجبلی: آپ کی پیدائش جس دیہات میں ہوئی اس کا نام یلق ہے یہ دیہات جبل کے قریب ہے آپ کی بدولت اس علاقہ کی شہرت ہوئی اس کی نسبت آپ جبیلانی کہلاتے ہیں۔ فارسی میں ج، گ میں تبدیل ہو جاتا ہے اس وجہ سے جبیلانی سے گیلانی بھی کہلاتے ہیں۔

مُحِي: مصدر افعال زندہ کرنا سے مشتق ہے۔ محی الدین دین کو زندہ کرنے والا

محمد الرسول ﷺ کے دین کو آپ نے اس طرح زندہ کیا کہ آپ کے زمانہ میں باطل گروہوں میں سے بالخصوص شیعوں نے دین متین پر جس طرح سے ہلہ بول دیا تھا اگر آپ اس کو روک کر اس کا منہ توڑ جو اب نہ دیتے تو دین حق شاید نابود ہو جاتا اس وجہ سے بھی آپ اسم باسْمی ہیں۔

رَأْس: سر، چوٹی۔

الْجِبَال: جمع جبل پہاڑ۔

آپ نے اپنی ہدایت کے نشانات کے بارے میں فرمایا کہ وہ بہت بلند ایسے ہیں جیسے پہاڑ کی چوٹی پر ہوں یعنی بہت بلندیوں پر ہیں جو آسانی سے دیکھے جاسکتے ہیں عرب میں عام دستور تھا مسافروں کو راہ پر لانے کے لیے آگ جلائی جاتی تھی مسافر آگ کی روشنی کو دیکھ کر صحیح راہ پر چل کر مسافت طے کر کے ہلاکت سے بچ جاتے تھے۔ آپ بھٹکے ہوئے لوگوں کے لیے مینارۂ نور تھے۔ دین اسلام کی جو خدمات آپ نے اس زمانہ میں سرانجام دیں اس کی وجہ سے آپ محی الدین کہلائے آپ کا لقب آپ کا اسم بن گیا۔ آپ کی حق پرستی اور باطل کا ڈٹ کر

مقابلہ کرنے کی وجہ سے رافضی آپ کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں اس لیے آپ نے اپنا حسب و نسب اور لقب بیان کیا۔

(29)

أَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمَخْدَعُ مَقَامِي
وَأَقْدَامِي عَلَى عُنُقِ الرَّجَالِ

ترجمہ: ”میں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں میرا خاص مقام ہے میرے قدم اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہیں۔“

فائدہ: برائے حصول مراتب و بلندی درجات ایک سو گیارہ مرتبہ روزانہ پڑھیں۔
تشریح:

الْحَسَنِيُّ: سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب اپنے نسب نامہ کا آپ ذکر کرتے ہیں۔

مَخْدَعُ: اصطلاح تصوف میں قطب مخدع کے مقام پر جلوہ افروز ہوتا ہے جہاں بادشاہ اور اس کے مشیر بیٹھ کر مشورہ کرتے ہیں وہ جگہ مخدع کہلاتی ہے۔
أَقْدَامُ: جمع قدم۔

عُنُقُ: بضم عین و سکون، گردن، جماعت مردانِ حق۔

عربی قصائد میں یہ رسم چلی آتی تھی کہ قصیدہ گو اپنا تعارف بھی کراتا تھا۔ قصیدہ کے آخری اشعار میں آپ نے اپنے حسب و نسب کی تعریف کرتے ہوئے اپنی ذات کو متعارف کراتے ہوئے اپنا نسب نامہ جو سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے

اس کا ذکر کیا ہے۔ ”ولیوں“ میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایسی فضیلت اور برتری عطا فرمائی کہ ہر ولی کی گردن پر آپ کا قدم آیا یعنی اس پر بلندی عطا کر دی گئی ہے۔

(30)

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُورِ اِسْمِي

وَجَدِّي صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِ

ترجمہ: ”عبد القادر میرا نام مشہور ہے میرے جد امجد کے نانا نبی اکرم ﷺ چشمہ

کمال کے مالک ہیں۔“

فائدہ: ہر مشکل کی آسانی، دشمن اور آفات سے نجات کے لیے ایک سو مرتبہ

روزانہ پڑھیں۔

تشریح:

عَبْد: بندہ، غلام، عبودیت، بندگی، عجز۔

الْقَادِر: اسم باری تعالیٰ۔

جَدِّ: نانا، دادا۔

صَاحِب: دوست، ہمراہ، مالک۔

عَيْن: آنکھ، آفتاب ہونا، عین کے اعداد ۲۰ ہیں اور اس کے معنی بھی ۲۰ ہیں

نگہبانی۔

الْكَمَال: جن پر تمام ہو، انتہائی کمال۔

اس شعر میں آپ کی عبودیت و خضوع کے ذکر کے ساتھ آپ کے مراتب کا

پتہ چلتا ہے اور آپ کی شان اللہ رب العزت کے نام قادر کے عبد کی بدولت کئی

گنا ہوگئی ہے۔ والدین نے آپ کا نام عبدالقادر ہی رکھا تھا لیکن دین کو زندہ کرنے کی بدولت آپ کا لقب محی الدین ایسا مشہور ہوا کہ نام بن گیا۔ آپ کے اسم عبدالقادر میں جو لطافت اور پاکیزگی پائی جاتی ہے اس کی بدولت وہ ارادتمندوں کے لیے اسم اعظم کا حکم رکھتا ہے۔ آپ نے آقائے نامدار مدنی تاجدار فخر رسل ﷺ کو عین الکمال کہہ کر ان سے اپنے نسبی تعلق کا اظہار فرمایا، یہاں عین الکمال سے مراد ایسا پارس کندن سونا، جس کے چھو جانے سے لوہا بھی سونا ہو جاتا ہے۔ گویا آپ نے اپنے جد اعلیٰ کے نانا سیدنا رسول اکرم ﷺ کی ان الفاظ سے نعت بیان کی ہے۔



چہل کاف

روزانہ نماز مغرب کے بعد ۴۱ بار اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھنے سے گھر ہر قسم کے جادو ٹونے جنات اور بدروحوں سے محفوظ رہے گا۔ برائے مطیع جنات باپرہیز چلہ کرنا ہوگا۔

كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيكَ وَ اِكْفَاً

كَفَا فَهَا كَغَمِيْنَ كَانَ مِنْ كَلِّكَ

اے میرے دل! تیرا رب پہلے بھی کئی دفعہ تجھے سخت سے سخت مصائب سے کفایت کرتا رہا ہے اب بھی تجھے ایسی ایسی مصیبتوں سے کفایت کرے گا جن کی واپسی یار کے رہنا بھاری لشکر کے گھات لگانے کی مانند ہے۔

تَكْرُكْرًا كَغْرًا لَكْرِ فِي كَبِدِ

تَحِكِي مُشَكَّكَةً كَلُّكُ لَكَّ

وہ مصیبتیں ایسا سخت اور مضبوط حملہ کرتی ہیں جو اپنی مضبوطی اور یک جان ہونے میں ایک موٹی رسی کی لڑیوں کی طرح یک جان ہونے کی طرح اپنی تندی اور تیزی دلیری اور سختی میں ایک بھاری

مسلح نیزہ زن لشکر جیسی ہیں وہ اپنی جسامت طاقت اور یک جان
فر بہ اور سخت گوشت اونٹ کی مانند ہیں۔

كَفَاكَ مَا بِيْ كَفَاكَ الْكَافِ كُرْبَتَهُ

يَا كُوْكَبًا كَانَ يَحْكِي كُوْكَبَ الْفَلَكِ

اے میرے دل جسے میں ستارہ تصور کرتا ہوں اور جو آسمانی ستارہ
کے ہم پلہ ہے اللہ تعالیٰ نے تجھے ان تمام مصائب سے کفایت کی
جو مجھ پر نازل ہوئی تھیں۔

اللہ ان تمام مصائب سے نجات دے اور کفایت کرے جو مجھ پر
آئندہ نازل ہوں اللہ ہی کفایت کرنے والا ہے جس نے مجھے
تیرے رنج اور تکلیف سے کفایت کی آئندہ بھی کرے گا۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

میلادِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

جناب سرکارِ دو عالم، نبی مکرم، نور مجسم، ہادی انس و جان، رحمت عالمیاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

۱۲ ربیع الاول

الْحَمْدُ شَرِیْفٌ ۱۱ مرتبہ، دُرُودُ شَرِیْفٌ ۳۶۰ مرتبہ، یَا هَادِیَ یَا نُورُ
۳۶۰ مرتبہ، یَا هَادِیَ یَا مُنَوَّرُ ۳۶۰ مرتبہ، یَا حَضْرَتَ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ
شَیْنًا لِلّٰهِ ۳۶۰ مرتبہ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ وَسَلَّم یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۳۶۰ مرتبہ،
صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰی سَرْمَدًا عَلٰی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ فَرِیَادِرِ یَا حَضْرَتَ الْمَدَدِ
الصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۵ الصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا
حَضْرَتِ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ شَیْنًا لِلّٰهِ مُشْکِلُکُمْ بِالْخَیْرِ ط ۳۶۰ مرتبہ،
دُرُودُ شَرِیْفٌ ۳۶۰ مرتبہ الْحَمْدُ شَرِیْفٌ ۱۱ مرتبہ، یَا حَضْرَتُ یَا سَرُوْرُ یَا
صَدِیْقُ یَا عُمَرُ یَا عُثْمَانُ یَا حَیْدَرُ یَا شَبِیْرُ یَا شَبْرُ شَرِکُنْ دَفْعُ خَیْرِ ۳۶۰ مرتبہ،
الْحَمْدُ شَرِیْفٌ ۱۱ مرتبہ،

اس ختم شریف کے بے حد فیوض و برکات ہیں لہذا جو شخص ہر ماہ کی بارہ تاریخ
کو بعد نماز فجر اس ختم شریف کو پڑھے اللہ تعالیٰ اسے دین و دنیا میں مالا مال کر
دے گا اور اس کے لیے رحمتوں کے خزانے کھل جائیں گے۔

ختم شریف

امیر المؤمنین سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

تاریخ وصال ۲۲ جمادی الآخر

درود شریف ۱۰۰ مرتبہ، سورہ فاتحہ ۱۰۰ مرتبہ، سورہ اخلاص ۱۰۰ مرتبہ، سورہ
والعصر ۱۰۰ مرتبہ، کلمہ تمجید ۱۰۰ مرتبہ، کلمہ طیب ۱۰۰ مرتبہ، آیہ کریمہ ۱۰۰ مرتبہ، درود
شریف ۱۰۰ مرتبہ، شَیْنًا لِلّٰہِ یا حضرت صدیق عنک المدد ۱۰۰ مرتبہ،

اس ختم شریف کو پڑھنے والے کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زیارت خواب
میں ہوگی۔ اور جو شخص یہ چاہے کہ اللہ اسے اپنی باطنی رحمت سے نوازے تو وہ شخص
اس ختم کو بعد نماز جمعہ چالیس یوم تک پڑھے انشاء اللہ جو اللہ سے مانگے گا وہ پائے
گا۔

ختم شریف

امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

تاریخ وصال ۲۸ ذی الحجۃ

درود شریف ۱۰۰ مرتبہ، سورہ افاتحہ ۱۰۰ مرتبہ، سورہ الم نشرح ۱۰۰ مرتبہ، یا
وہاب ۱۰۰ مرتبہ، یا فتاح ۱۰۰ مرتبہ، یا باسط ۱۰۰ مرتبہ، یا غنی ۱۰۰ مرتبہ، یا
کافی ۱۰۰ مرتبہ، یا رازق ۱۰۰ مرتبہ، درود شریف ۱۰۰ مرتبہ، شَیْنًا لِلّٰہِ یا حضرت
فاروق عنک المدد ۱۰۰ مرتبہ،

اضافہ رزق کے لیے یہ ختم شریف بڑا اکیسر ہے ہر جمعرات کو بعد نما عصر اس
ختم شریف کے پڑھنے سے مال و دولت میں بے حد اضافہ ہوتا ہے۔

ختم شریف

امیر المؤمنین سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

تاریخ وصال ۱۸ ذی الحجہ

درود شریف ۱۰۰ مرتبہ، سورۃ اخلاص ۱۰۰ مرتبہ، سورۃ العصر ۱۰۰ مرتبہ، آیہ
کریمہ ۱۰۰ مرتبہ، کلمہ تجید ۱۰۰ مرتبہ، درود شریف شَيْئاً لِّلّٰہِ یَا حَضْرَتِ عَثْمَانَ
عَنْکَ الْمَدَدُ ۱۰۰ مرتبہ،

ختم شریف

امیر المؤمنین سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

تاریخ وصال ۲۱ رمضان المبارک

درود شریف ۱۰۰ مرتبہ، سورۃ الم نشرح ۱۰۰ مرتبہ، سورۃ انا اعطیناک ۱۰۰ مرتبہ،
سورۃ اخلاص ۱۰۰ مرتبہ، کلمہ تجید ۱۰۰ مرتبہ، آیت کریمہ ۱۰۰ مرتبہ، امرتہ یا کافی ۱۰۰
مرتبہ،

یَا مُحِی الدِّیْنُ ۱۰۰ مرتبہ، یَا خَالِقُ ۱۰۰ مرتبہ، یَا وَهَّابُ ۱۰۰ مرتبہ،
یَا تَوَّابُ ۱۰۰ مرتبہ، درود شریف ۲۰۰ مرتبہ، سورہ فاتحہ ۱۰۰ مرتبہ، شَيْئاً لِّلّٰہِ
یَا حَضْرَتِ عَلِیِّ عَنکَ الْمَدَدُ ۱۰۰ مرتبہ،

ختم شریف

حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ

سُورَةُ بَقَرَةَ كَأَخْرَى رُكُوعٍ أَوْ سُورَةَ ذَهْرٍ، سُورَةُ مِزْمَلٍ، سُورَةُ فِيلٍ،
سورة قريش، سورة كوثر ایک ایک بار اور پھر جیسا طریقہ نبی کریم ﷺ کا لکھا
گیا ہے اسی طرح بالترتیب سُورَةُ كَافِرُونَ، سورة اخلاص، سورة فلق،
سورة الناس، سورة فاتحه اور الف لام میم اور مَا یَکَانَ سے تَسْلِیْمَاتِکَ
پڑھ کر پھر درود شریف پڑھیں اور سُبْحَانَ رَبِّکَ سے الْعَلَمِیْنَ تک پڑھ کر دعا
مانگیں اور ثواب اس کا امام حسن رضی اللہ عنہ کو پہنچائیں۔

ترکیب ختم غوثیہ عالیہ

الحمد شریف ۱۱ مرتبہ، درود شریف ۱۱۱ مرتبہ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ
لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ط
۱۱۱ مرتبہ، خُذْ بِيَدِي شَيْئًا لِلَّهِ يَا حَضْرَتُ سُلْطَانَ شَيْخِ سَيِّدِ عَبْدِ الْقَادِرِ
جِيلَانِي الْمَدْدُ ۱۱۱ مرتبہ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ
صَدْرَكَ ۰ وَوَضَعْنَا عَنكَ وَزْرَكَ ۰ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۰ وَرَفَعْنَا لَكَ
ذِكْرَكَ ۰ فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۰ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۰ فَإِذَا فَرَغْتَ
فَانصَبْ ۰ وَالْيَ رَبِّكَ فَارغَبْ ۰ ۱۲۱ مرتبہ، سُورَةُ يَسٍ ایک مرتبہ، يَا بَاقِي
أَنْتَ الْبَاقِي ۱۱۱ مرتبہ، يَا كَافِي أَنْتَ الْكَافِي ۱۱۱ مرتبہ، يَا شَافِي أَنْتَ الشَّافِي
۱۱۱ مرتبہ، يَا هَادِي أَنْتَ الْهَادِي ۱۱۱ مرتبہ، يَا حَضْرَتُ شَاهِ مُحِي الدِّينِ

مُشْكِلٌ كُشَا بِالْخَيْرِ ۱۱۱ مرتبہ، یا حَضْرَتُ غَوْثِ اَغْثَا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۱۱۱ مرتبہ
سَهْلٌ فَسَهْلٌ يَا اِلٰهِي كُلَّ صَعْبٍ اُبْحْرَمَةَ سَيِّدِ الْاَبْرَارِ ط ۱۱۱ مرتبہ، امداد کن
امداد کن از رنج و غم آزا کن در دین و دنیا شاد کن یا غوثِ اعظم و شکیب ۱۱۱ مرتبہ، یا
شَيْخِ سَيِّدِ عَبْدِ الْقَادِرِ شَيْئًا لِلّٰهِ ۱۱۱ مرتبہ، مشکلات بے عدد داریم ما شَيْئًا لِلّٰهِ
غَوْثِ اَعْظَمٍ پِيرِ مَا ۳ مرتبہ ماہمہ محتاج تو حاجت روا المدد یا غوث اعظم
سَيِّدَا ۳ مرتبہ، خُذِيْدِي يَا شَاهِ جِيْلَانَ خُذِيْدِي شَيْئًا لِلّٰهِ اَنْتَ نُوْرُ الْاَحْمَدِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۳ مرتبہ، وقت امداد یا شہ بغداد اُرس بفریاد یا شہ بغداد ۳
مرتبہ درود شریف ۱۱۱ مرتبہ الحمد شریف ۱۱۱ مرتبہ ۔

مندرجہ بالا ختم شریف کے بعد کلمہ شریف اور اسم ذات (اللہ اور اللہ هو) کا
ذات کا ذکر کیا جائے۔

نوٹ: اسم ذات (اللہ) کا ذکر کرنے سے پہلے یہ کلمات پڑھے جائیں،
كَلِمَةٌ حَقٌّ عَلَيْهَا وَبِهَا نُحْيِي وَنَمُوْتُ وَنَبْعُثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهَا مِنَ
الْاَمْنِيْنَ اَمِيْنَ اور ذکر شریف ختم کرنے کے بعد اللہ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ
لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

ختم شریف

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

سُوْرَةُ تَغَابُنٍ اور سُوْرَةُ جُمُعَةٍ، سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ وَ سُوْرَةُ مَدَثِرٍ،

سُوْرَةُ مَرْسَلَاتٍ اِيْكَ اِيْكَ بَارِ پڑھیں اور پھر سُوْرَةُ كٰفِرُوْنَ سے۔

ختم شریف

حضرت سید میراں حسین زنجانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید میراں حسین زنجانی رحمۃ اللہ علیہ کی روح اقدس کے ایصالِ ثواب کے لیے مندرجہ ذیل ختم پڑھنا بہت بہتر ہے۔ درود شریف ۷ بار، سورت الم شرح ا بار، سورہ قدر ا بار، سورت فیل ا بار، سورہ کوثر ا بار، سورہ نصر ا بار، سورہ کافرون ایک بار، سورہ اخلاص ۳ بار، سورہ فلق ۳ بار، سورہ الناس ۳ بار، استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الحی القيوم واتوب الیہ ۷ بار۔ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین ۳ بار، تیسرا کلمہ ۳ بار پہلا کلمہ ۱۱ بار، اللہ ۳۳ بار، اللہ کے نام ۱۰ بار اور آخر میں الحمد شریف۔

ختم شریف

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کامل ہستی سے کون واقف نہیں اور بچہ بچہ آں جناب کی برکات کا معتقد ہے۔ ضرورت مند حضرات ان کا ختم پڑھا کر اپنی دلی آرزوؤں کو حاصل کریں۔ ترکیب ختم یہ ہے کہ پہلے درود شریف دس ا بار، بعد ازاں سورہ فاتحہ اکیس ۲۱ بار، سورہ والشمس و سورہ والیل پچاس پچاس بار، سورہ غاشیہ چالیس بار، سورہ طارق پچاس بار۔

ختم شریف

خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب یہ ہے: درود شریف چار بار، الحمد للہ دس بار، یا قہار اسی
۸۰ بار، سورۃ تکویر تیس ۳۰ بار، سورۃ انفطار دو بار، سورۃ انشقاق دس
بار، سورۃ بروج پندرہ ۱۵ بار، سورۃ طارق ستر ۷۰ بار، سورۃ اعلیٰ آٹھ ۸ بار،
سورۃ غاشیہ سات ۷ بار، سورۃ فجر چار بار، یا ستار پندرہ ۱۵ بار یا غفار
پچاس بار، بعد ازاں درود شریف اور الحمد شریف پڑھ کر دعائیں مانگیں۔

ختم شریف حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

سورت مزمل ایک بار، سورہ بروج ابار سورہ طارق ابار سورہ لیل ا
بار سورہ تین ابار، سورہ قدر ابار، سورہ عصر ابار، سورہ کافرون ابار،
سورہ نصر ابار، سورہ اخلاص ابار، سورہ فلق ابار، سورہ ناس ابار، ذکر نفی
اثبات کھلا ذکر اللہ، کھلا، درود شریف ابراہیمی کھلا۔

ختم شریف حضرت علاؤ الدین صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ

پہلے بسم اللہ شریف ایک سو ۱۰۰ بار، پھر سورۃ فاتحہ ساٹھ بار بعد اس
کے سورۃ آل عمران ۱۰ بار، سورہ انعام ایک ہزار بار، سورۃ انفال ۷۰ بار۔
پھر درود شریف اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر ان کی روح کو ثواب پہنچادیں۔

ختم شریف حضرت نظام الدین اولیاء دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ترکیب ختم: بیان کی جاتی ہے۔ پہلے درود شریف چھ ۶ بار اور سورۃ یسین تین ۳ بار، بعد ازاں سورۃ مدثر دس ۱۰ بار، سورۃ قیامۃ سورۃ اخلاص تین تین ۳ سو بار، یا کریم اسی ۸۰ بار، یا رحیم سولہ ۱۶ بار۔ یا جبار ایک سو ساٹھ ۱۶۰ بار، یا ستار ایک ہزار بار، بعد ازاں سورۃ رحمن نہایت بہترین طریقہ سے پڑھ کر دعائیں مانگیں تاکہ خداوند لایزال اولیاء مرحوم کو اس ختم کا ثواب دے کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔



استاذ اعلیٰ شیخ الحدیث
صحیح مسلم بن الحجاج قشیری
 جملہ احادیث و آثار اربعہ

3 جلدیں مکمل

صحیح بخاری

مؤلف: محمد بن یوسف بخاری

فتوت بہاری و صحیح بخاری

جمال السنن

تیس جلدیں مکمل
 ایضاً سنن ابی یوسف
 جامعۃ ترمذی و سنن ابی داؤد

تفسیر سنن ابی یوسف
 جامعۃ ترمذی و سنن ابی داؤد

تقریباً 8 جلدیں مکمل

صحیح مسلم شریف

امام المسلم بن الحجاج قشیری
 جامعۃ ترمذی
 جامعۃ ترمذی

3 جلدیں مکمل

امجد الاحادیث

اللہ سے شرفیوہ اللہ تعالیٰ
 سنن مولانا محمد امجد علی امجدی

2 جلدیں مکمل

جامع الاحادیث

مولانا محمد حنیف خاں
 جامعۃ ترمذی

10 جلدیں مکمل

مکتبہ سید عالمیہ رضویہ
 ہر جلد میں
 2 ماہ کے خطبات

اظہار خطابت

سید عالمیہ رضویہ
 042-7246006
سید برادرز

Click For More Books